بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض
ھونا و اذا خاطبھم الجھلون قالوا سلماہ
والذین یبیتون لربھم سجدا و قیاماہ والذین
یقولون ربنا اصرف عنا عذاب جھنم ان عذابھا
کان غراماہ انھا ساءت مستقرا ومقاماہ والذین
اذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا وکان
بین ذلک قواماہ

الفرقان/۶۳۔۶۷

علوم القرآن کی تاریخ وتدوین

محمد فاروق حیدر☆

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کیلئے اپنی آخری کتاب قرآن مجید نازل فرمائی ہر قسم کے اختلاف اور تعارض سے پاک اس کتاب کا نزول خاتم النبیین محمد ﷺ پر 23 سال کے مختصر عرصہ میں وقت کی فصیح وبلیغ زبان عربی میں ہوا۔ یہ کتاب آپ ﷺ کو عطا کئے گئے معجزات میں سے سب سے بڑا اور قیامت تک رہنے والا زندہ معجزہ ہے۔ دنیا کی ساری طاقتیں مل کر ایسا کلام لانا چاہیں تو نہیں لا سکتیں کیونکہ اس بات کا اعلان خود اس کے متکلم نے کیا ہے:

﴿قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوبمثل ھذا القران لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا﴾ ۔(۱)

''کہہ دیجئے کہ اگر جن وانس مل کر قرآن کی مثل کلام لانا چاہیں تو وہ نہیں لا سکیں گے چاہے وہ ایک دوسرے کی مدد بھی کریں''

کتاب اللہ اور اس کے علوم، اس کی تلاوت، اس کے آداب، اس کے تحمل، اس کو سیکھنے سکھانے اور اس پر عمل کرنے کے بارے میں بیان کی گئی روایات اہل ایمان کو اس کتاب میں تدبر وتفکر کی بھرپور دعوت دیتی ہیں جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿افلا یتدبرون القرآن أم علی قلوب اقفالھا﴾(۲)

اسی طرح نبی کریم ﷺ کے ارشادات ہیں:

(الف) ''خیر کم من تعلم القرآن وعلمہ''(۳)

☆ لیکچرار، شعبہ اسلامیات، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور

(ب) اس (قرآن) سے علماء سیر نہیں ہوتے اور اس کو بار بار پڑھنے سے اس کا مزا پرانا نہیں ہوتا اور اس کے نکات ختم نہیں ہوتے۔(۴)

(ج) سیکھو قرآن اور اس کو پڑھو قرآن پڑھنے اور سیکھنے اور قیام کرنے والے کیلئے قرآن کی مثال ایسے ہے جیسے کہ مشک کی تھیلی بھری ہوئی ہے کہ اس کی خوشبو تمام مکان میں پہنچتی ہے اس شخص کا حال جس نے قرآن سیکھا اور سکھایا اور وہ اس کے پیٹ میں ہے۔ اس تھیلی کی مانند ہے جو مشک پر باندھی گئی ہے۔(۵)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا:

"لا يسال عبد عن نفسه الا القرآن، فان كان يحب القرآن فانه يحب الله و رسوله" (٦)

"انسان اپنے لیے قرآن ہی کو طلب کرے پس اگر وہ قرآن سے محبت کرتا ہے تو بیشک وہ اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہے"

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ نے فرمایا:

"عليكم بالقرآن فتعلموه وعلموه ابناء كم فانكم انه تسألون وبه تجزون وكفى به واعظالمن عقل"(٧)

"قرآن کو لازم پکڑو اُس کو سیکھو اور اپنی اولاد کو سکھاؤ کیونکہ اس بارے میں تم سے پوچھا جائے گا اور تمہیں جزا دی جائے گی۔ بطور نصیحت یہ کافی ہے اُن لوگوں کے لیے جو عقل رکھتے ہیں"

اسی وجہ سی علمائے اسلام نے اس کتاب کو اپنی تحقیق کا مرکز و محور بنایا اور بہت سے علوم و فنون کی بنیاد ڈالی۔ انہیں میں سے ایک خاص رخ کی تحقیق وہ کتب ہیں جو علوم القرآن کے موضوع پر لکھی گئیں۔

علوم القرآن

علوم القرآن کا دائرہ بڑا وسیع ہے اس فن میں تفسیر کے اصول و مبادی بیان کئے جاتے ہیں۔ جیسے اسباب نزول، نزول قرآن کی کیفیت، مکی اور مدنی سورتوں کا علم، جمع و تدوین قرآن، تفسیر و تاویل، قرآت، وقف و ابتداء، ناسخ و منسوخ، اعجاز قرآن، اقسام قرآن، تمثیلات قرآن، وجوہ و نظائر کے علاوہ اسلوب قرآن سے متعلق فنون بلاغت کی تفصیل سے اس فن میں بحث کی جاتی ہے۔

اس فن کی تحقیق اور وسیع و عمیق مطالعے سے یعنی تفسیر قرآن کے اصول و مبادی اور اس سلسلے کی دوسری اہم مباحث کو اچھی طرح جاننے سے نہ صرف کتاب اللہ کے الفاظ و معنی کی معرفت حاصل ہوتی ہے بلکہ ایک ایسی استعداد پیدا ہوتی ہے جس سے مراد الٰہی کو معلوم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ خاص طور پر ایک مفسر کیلئے اس فن کا جاننا انتہائی ضروری ہے تاکہ تفسیر قرآن کے سلسلے میں وہ ہر قسم کی گمراہی سے محفوظ رہ سکے اور اس اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اکثر مفسرین نے اپنی کتب تفاسیر کی ابتداء میں اس علم سے بحث کی ہے۔ جیسے ابن جریر طبری، ابن عطیہ اندلسی اور امام قرطبی وغیرہ۔

مسلمانوں نے علوم القرآن پر بہت بڑا ذخیرہ تیار کیا ہے اور بحیثیت مجموعی علوم القرآن کی مختلف انواع پر مستقل کتب کے علاوہ اس کے مختلف انواع پر علیحدہ سے بھی لکھی گئی کتب کی کثیر تعداد ہے۔ درج ذیل سطور میں عہد رسالت سے لے کر دور تدوین تک اس موضوع پر ہونے والے کام کا مختصر جائزہ لیا جائے گا۔

عہدِ رسالت اور علوم القرآن

اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی رسول جن اقوام میں بھیجے ہیں وہ اس قوم کی زبان میں بھیجے ہیں تاکہ وہ احکام الٰہیہ اچھی طرح ان کو سمجھا دیں آپ کی بعثت جزیرہ عرب میں ہوئی جہاں عربی زبان بولی جاتی تھی جو کہ وقت کی فصیح و بلیغ زبان تھی لہذا آپ ﷺ کی فصاحت بھی کمال کی تھی۔ آپ خود فرماتے (انا

أفصح العرب)(٨) علامہ شبلی لکھتے ہیں عرب میں اگر چہ ہر قبیلہ فصاحت و بلاغت کا مدعی تھا تاہم تمام عرب میں دو قبیلے اس وصف میں نمایاں امتیاز رکھتے تھے۔ قریش اور ہوازن۔ قریش خود آنحضرتؐ کا قبیلہ تھا اور بنو ہوازن کے قبیلے میں آپؐ نے پرورش پائی تھی۔(٩)

اس لئے آپؐ نے ارشاد فرمایا!

"انا اعربکم انا من قریش ولسانی لسان بنی سعد بن بکر" (١٠)

بنوسعد قبیلہ ہوازن کی ایک شاخ تھی۔ (١١) آپ ﷺ کی فصاحت کے بارے میں آپکے اصحاب بھی فرماتے(ما رأینا الذی ھو أفصح منک) (١٢) ہم نے آپؐ سے زیادہ کوئی فصیح نہیں دیکھا آپؐ پر سنت الٰہی کے مطابق کتاب اللہ کا نزول آپ کی مادری زبان عربی میں ہوا خود قرآن میں ہے:

﴿اوحینا الیک قرآنا عربیا﴾ (١٣)

آپؐ کے اولین مخاطب صحابہ کرامؓ جو کہ خالص عرب تھے اہل زبان ہونے کی وجہ سے قرآن کے اسلوب اور اسکے ظواہر و احکام وغیرہ کو جانتے تھے اس پر مزید یہ کہ نزول قرآن کے وقت خود صحابہ کرامؓ موجود تھے گویا کہ ان کے سامنے قرآن نازل ہو رہا تھا لہذا نزول قرآن کی کیفیت، آیات کے سبب نزول اور ناسخ و منسوخ وغیرہ جتنی اچھی طرح صحابہ جانتے تھے بعد کا کوئی شخص اس کا دعویٰ نہیں کر سکتا یہی وجہ ہے کہ تفسیر قرآن کے سلسلے میں نبی کریمؐ کے بعد قولِ صحابی پر اعتماد کیا جاتا ہے۔ علامہ ابن تیمیہ نے لکھا ہے:

"وحینئذ اذا لم نجد التفسیر فی القرآن ولا فی السنة رجعنا فی ذلک إلی اقوال الصحابة فانهم ادری بذلک لما شاهدوه من القرآن والاحوال التی اختصوابها و لما لهم من الفهم التام و العلم الصحیح.." (١٤)

جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے: (١٥)

"ابن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک دفعہ میں حضورؐ کے ساتھ مدینے کے ایک

کھیت میں تھا آپؐ کھجور کی ایک شاخ سے سہارا لئے کھڑے تھے کہ یہودیوں کا ایک گروہ اس طرف سے گزرا ان میں سے کسی نے کہا آپ سے روح کے متعلق دریافت کیا جائے ان میں سے بعض نے تو کہا ان سے مت پوچھو وہ ایسی بات فرمائیں گے جو تمہیں ناگوار گزرے گی مگر وہ لوگ آپ کے سامنے آگئے اور کہا اے ابوالقاسم ہمیں روح کے بارے میں بتائیے آپ نے سنا اور کچھ دیر خاموش دیکھتے رہے میں جان گیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے پس میں پیچھے ہو گیا یہاں تک کہ وحی ختم ہوئی پھر آپ نے (یہ آیت) ارشاد فرمائی (لوگ آپ سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں لہٰذا آپ کہہ دیجئے کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے)"۔(١٦)

یعنی جب نبی پر وحی نازل ہو رہی تھی خود اس وقت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ موجود تھے لہذا ان سے بہتر اس آیت کے سبب نزول کو کوئی نہیں جان سکتا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بھی بعد میں یہ دعویٰ کیا۔ صحیح مسلم میں روایت ہے۔

"عن عبدالله قال والذی لا إله غیره مامن کتاب الله سورة إلا أنا أعلم حیث نزلت وما من أیة إلا أنا أعلم فیما أنزلت ولو اعلم احدا هو أعلم بکتاب الله منی تبلغه الا بل لرکبت الیه" (١٧)

"عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے فرمایا اُس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کتاب اللہ کی کوئی ایسی سورت نہیں جس کے بارے میں مجھے یہ نہ پتہ ہو کہ وہ کہاں نازل ہوئی اور نہ ہی کوئی ایسی آیت ہے جس کے بارے میں مجھے یہ نہ پتہ ہو کہ وہ کس بارے میں نازل ہوئی۔ اور اگر کوئی کتاب اللہ کو مجھ سے زیادہ جانتا ہو اور اُس تک اُونٹ پہنچتا ہو تو میں اُس کی طرف سفر ضرور کروں"۔

امام حاکم نے لکھا ہے کہ صحابی کا ایسا قول مسند حدیث کا درجہ رکھتا ہے۔

"فان الصحابی الذی شهد الوحی و التنزیل فاخبر عن آیة من القرآن أنها

نزلت فی کذا و کذا فانہ حدیث مسند‘‘(۱۸)

اسی طرح جب بھی قرآن کی آیات کو سمجھنے میں صحابہ کو مشکل پیش آئی تو نبیؐ اس کی تبیین فرمادیتے کیونکہ آپؐ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تبیین کتاب کا فریضہ عائد کیا گیا تھا۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس مانزل الیھم﴾ (۱۹)

مفسرین نے’’ لتبین للناس ‘‘ کے ذیل میں لکھا ہے کہ اس سے مراد آپؐ کا قرآن میں مجمل مقامات کی وضاحت اور اس میں وارد شدہ اشکالات کو دور کرنا ہے: (۲۰) مثال کے طور پر قرآن کی ایک آیت جس کے سمجھنے میں صحابی کو تردد ہوا۔

﴿حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود﴾ (۲۱)

صحیح بخاری میں ہے (۲۲) جب روزہ کے احکام میں یہ آیت نازل ہوئی تو عدی بن حاتم نے سفید اور سیاہ دو دھاگے لے کر اپنے تکیہ میں رکھ لئے اور شب بھر ان کو دیکھتے رہے جب دونوں کا رنگ نظر آنے لگا تو کھانا پینا بند کر دیا صبح جب آپ نے نبی کو بتایا تو آپؐ نے فرمایا پھر تو تمھارا تکیہ بڑا لمبا چوڑا ہوگا جس میں رات اور دن دونوں سما جاتے ہیں دوسری حدیث میں آپؐ نے اس کی وضاحت کی کہ ان دو دھاگوں سے مراد رات کی سیاہی اور صبح کی سفیدی ہے۔ (۲۳)

خلاصہ بحث یہ کہ عہد نبویؐ میں علوم القرآن کو تحریری صورت میں لانے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی۔کیونکہ نبی کریمؐ خود صحابہ کے درمیان موجود تھے صحابہ کو جہاں کہیں بھی تفہیم قرآن میں دشواری پیش آتی تو نبی کریمؐ خود اسے آسان فرمادیتے۔

عہد صحابہ وتابعین اور علوم القرآن

صحابہ کرامؓ جنہوں نے صحبت نبوی سے براہ راست فیض حاصل کیا قرآن اور اسکے علوم ومعارف کو اچھی طرح جانتے تھے اس لئے عہد رسالت اور عہد صحابہ کے ابتداء میں علوم القرآن بالمشافہ اخذ وروایت کئے جاتے رہے۔ (۲۴)

عہد عثمان میں جب عرب وعجم آپس میں گھل مل گئے تو لوگ قرآن کی قراءت میں اختلاف کرنے لگے حضرت عثمانؓ نے اس امر کو محسوس کرتے ہوئے لوگوں کو ایک مصحف پر جمع کیا اور اس کی کئی نقول شہروں میں بھیج دیں اس مصحف کے علاوہ جتنے بھی مصاحف تھے ان کو جلانے کا حکم دیا (۲۵) علامہ زرقانی نے لکھا ہے کہ حضرت عثمانؓ کا مذکورہ طرز عمل رسم قرآن کی بنیاد بنا۔ (۲۶)

اس کے بعد جب حضرت علیؓ کا دور آیا تو آپ نے زبان قرآن کو عجمیوں کے اثرات سے محفوظ رکھنے اور تلاوت قرآن میں سہولت کے پیش نظر ابوالاسود دؤلی سے نحو کے قواعد مرتب کروا کر اِعراب القرآن کی بنیاد ڈالی۔ (۲۷)

خلفائے راشدین کے علاوہ چند مشہور مفسر قرآن صحابہؓ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت زید بن ثابتؓ حضرت ابوموسی الاشعریؓ، اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ شامل ہیں۔ (۲۸)

صحابہ کے بعد تابعین کا طبقہ ہے جنہوں نے مشاہیر صحابہ سے قرآن اور اسکے علوم ومعارف کو سیکھا چند کبار تابعین میں سعید بن جبیر (متوفی 95ھ) (۲۹) مجاہد بن جبر متوفی (103ھ) (۳۰) عکرمہ موسی ابن عباس (متوفی 107ھ) (۳۱) قتادۃ بن دعامۃ السدوسی (متوفی 117ھ) (۳۲) عبداللہ بن عامر الیحصبی (متوفی 118ھ) (۳۳) عطا بن ابی مسلم خراسانی (متوفی 135ھ) (۳۴) نے علم تفسیر، علم اسباب نزول، علم مقطوع وموصول قرآن، علم ناسخ ومنسوخ، علم غریب قرآن کی اساس فراہم کی۔ (۳۵)

خلاصہ بحث یہ کہ صحابہ کرام نے نبی کریمؐ سے براہ راست فیض حاصل کیا اس لئے عہد رسالت کی طرح صحابہ کے ابتدائی دور میں بھی علوم القرآن بالمشافہ اخذ وروایت کئے جاتے رہے لیکن جب اسلامی فتوحات کا دائرہ وسیع ہوا اور لوگ تیزی سے حلقہ اسلام میں داخل ہونے لگے تو ان کو قرآن کی رغبت دلانے کیلئے فضائل قرآن پر کام ہوا اس کے بعد حضرت علیؓ کے دور میں علم اعراب القرآن کی بنیاد ڈالی گئی۔ یہاں تک کہ عہد تابعین میں علوم القرآن کا دائرہ قدرے وسیع ہوا اور اس فن کی مختلف

انواع مثلاً اسباب نزول اور ناسخ ومنسوخ وغیرہ پر کام کیا گیا۔

دورِ تدوین اور علوم القرآن

عہد تابعین کے بعد علوم القرآن کی نہ صرف باقاعدہ تدوین کا آغاز ہوا بلکہ اس علم کے اندر مزید وسعت آتی گئی اور کئی نئی انواع وضع کی گئیں یہاں تک کہ ہر نوع پر علیحدہ سے لکھنے کے علاوہ تیسری صدی ہجری کے اواخر میں علوم القرآن کی مختلف انواع کو ایک ہی تصنیف میں سمیٹا جانے لگا۔ علوم القرآن کی مختلف انواع پر یکجا تصنیفات کا تعارف کروانے سے پہلے ابتدائی نو صدیوں میں علوم القرآن کی جن مختلف انواع پر مستقل کتب تالیف کی گئیں ان کا تذکرہ ضروری ہے۔ اس ضمن میں صرف مطبوع کتابوں کا تذکرہ کیا جائے گا۔(٣٦)

کتبِ تفسیر

جامع البیان عن تاویل آی القرآن

اس تفسیر کے مولف ابو جعفر محمد بن جریر الطبری (م 310ھ) ہیں مشہور مفسر قرآن علامہ ابن کثیر نے اس تفسیر کے متعلق لکھا ہے۔ کہ یہ ایک کامل تفسیر ہے۔ جس کی کوئی نظیر نہیں۔(٣٧) امام طبری نے اس تفسیر میں احادیث وآثار کے علاوہ اقوال صحابہ وتابعین کو ان کی سندوں کے ساتھ نقل کیا ہے اس کے علاوہ اقوال کی توجیہ اور ایک کی دوسرے پر ترجیح اور اعراب وغیرہ سے بھی بحث کی ہے۔ مذکورہ تفسیر کے 30 اجزاء ہیں جو 15 جلدوں میں بیروت سے شائع ہو چکے ہیں۔

تفسیر القرآن العظیم مسند عن رسول اللہ و الصحابة و التابعین

یہ تفسیر عبدالرحمٰن بن محمد، ابن ابی حاتم (م 327ھ) کی ہے اور اسعد محمد الطیب کی تحقیق سے 1997ء میں ریاض سے 10 جلدوں میں شائع ہوئی۔

النکت والعیون

یہ ابی الحسن علی بن حبیب الماوردی متوفی ٤٥٠ھ کی تفسیر ہے جو تفسیر ماوردی کے نام سے بھی مشہور ہے۔ اس تفسیر کی تحقیق خضر محمد خضر نے کی ہے اور یہ وزارۃ الاوقاف والشؤن الاسلامیہ کویت سے ١٩٨٢ء میں پہلی مرتبہ شائع ہوئی ہے۔

الوسیط فی تفسیر القرآن المجید

یہ تفسیر ابی الحسن علی بن احمد الواحدی النیسابوری متوفی ٤٦٨ھ کی ہے۔ محققین کی ایک جماعت نے اس کی تحقیق کی ہے اور یہ تفسیر ٤ جلدوں میں بیروت سے ١٩٩٤ء میں پہلی مرتبہ شائع ہوئی۔ علامہ واحدی نے اپنی تفسیر میں روایات پر زیادہ اعتماد کیا ہے اس کے علاوہ قرآن کے الفاظ کی وضاحت کے لیے اہل لغت ومعانی کے اقوال بھی درج کیے ہیں۔

کتب تفاسیر کی ابتدا اگرچہ پہلی صدی ہجری ہی سے ہو چکی تھی اور اس موضوع پر بے شمار کتب تصنیف کی گئیں مگر میں نے اختصار سے کام لیتے ہوئے سردست صرف دو تفاسیر کا ذکر کیا ہے۔ ان کے علاوہ زمخشری متوفی (٥٣٨ھ)، ابن عطیہ متوفی (٥٤٦ھ)، ابن جوزی متوفی (٥٩٧ھ)، فخر الدین رازی متوفی (٦٠٦ھ)، ابن کثیر متوفی (٧٧٤ھ) اور علامہ سیوطی متوفی (٩١١ھ) وغیرہ کا شمار بھی کبار مفسرین میں ہوتا ہے۔

فضائل قرآن

ابتدائی صدیوں میں فضائل قرآن پر جو مستقل کتب تالیف کی گئیں ان میں سے چند اہم کتب کا تعارف درج ذیل ہے۔

1. **فضائل القرآن**: ابو عبید قاسم بن سلام (م 224ھ) کی کتاب ہے مروان عطیہ، محسن خرابہ، اور وفا تقی الدین نے اس کی تحقیق کی ہے۔ 1995ء میں دمشق سے شائع ہوئی۔

2. فضائل القرآن وما انزل من القرآن بمكة وما نزل بالمدينة : محمد بن ایوب، ابن الضریس (م 294ھ) کی یہ کتاب غزوۃ بدیر کی تحقیق سے 1987 میں دمشق سے شائع ہوئی۔

3. فضائل القرآن : معروف محدث امام احمد بن شعیب النسائی (م 303ھ) اس کتاب کے مولف ہیں۔سمیر الخولی کی تصحیح کے بعد موسسة الكتب الثقافية سے 1985ء میں شائع ہوئی۔

4. فضائل القرآن: جعفر بن محمد، الفریابی (م ۳۱۱ھ) کی یہ تالیف یوسف جبریل کی تحقیق سے 1409ھ میں ریاض سے شائع ہوئی۔

5. فضائل القرآن : ابوالفضل، الرازی (م 454ھ) کی اس کتاب کی تحقیق عامر صبری نے کی اور 1415ھ میں یہ بیروت سے شائع ہوئی۔

6. التذ كار فی افضال القرآن: ابوعبید اللہ محمد بن ابی بکر، القرطبی (م 671ھ) کی کتاب ہے عبدالقادر الارناوؤط کی تحقیق سے 1981ء میں بعد میں فواذ زمرلی کی تحقیق سے 1988ء میں دمشق اور بیروت سے شائع ہوئی۔ یہی کتاب پہلے 1969ء میں احمد بن محمد الصدیق کی تحقیق سے "التذ كار فی افضل الاذكار "کے نام سے مطبعۃ السلفیۃ سے شائع ہوئی۔

7. مختصر الدر النظيم فی فضائل القرآن العظيم: عبداللہ بن اسعد یافعی (م 768ھ) کی یہ تالیف مصر سے کئی مرتبہ شائع ہو چکی ہے۔

8. فضائل القرآن: ابن کثیر (متوفی 774ھ) کی یہ تالیف آپ کی کتاب ''تفسیر القرآن العظیم'' کے ساتھ شائع ہوئی۔اس کے علاوہ یہ علیحدہ سے بھی مصر سے شائع ہو چکی ہے۔

کتب غریب قرآن اور معانی قرآن

1. معانی القرآن: یحی بن زیاد، الفراء (م 207ھ) کی تالیف ہے جو احمد یوسف نجاتی اور محمد علی نجار کی تحقیق سے 1955 میں قاھرہ سے شائع ہوئی۔

2. مجاز القرآن: ابوعبیدہ معمر بن المثنی (م 210ھ) کی تالیف ہے فواد سزگین نے اس کی تحقیق کی ہے بیروت اور قاہرہ سے شائع ہو چکی ہے۔

3. معانی القرآن: سعید بن سعدۃ، اخفش (م 215ھ) کی یہ تالیف فائز فارسی کی تحقیق سے 1971ء میں کویت سے شائع ہوئی۔

4. غریب القرآن : ابوعبید قاسم بن سلام (م 224ھ) کی یہ تالیف علامہ الدرینی کی کتاب التیسیر فی علوم التفسیر کے حاشیہ پر 1992ء میں قاھر سے شائع ہوئی۔

5. غریب القران: عبداللہ بن یحیی، الیزیدی (م 237ھ) کی یہ کتاب محمد سلیم الحاج کی تحقیق سے بیروت سے 1985ء میں شائع ہوئی۔

6. تفسیر غریب القرآن: یہ ابن قتیبہ (م 276ھ) کی کتاب ہے۔اس کی تحقیق سید احمد صقر نے کی ہے۔قاہرہ سے 1958ء میں شائع ہوئی۔

7. غریب القرآن : محمد بن عزیز ابوبکر سجستانی (م 330ھ) کی کتاب ہے یوسف مرعشلی کی تحقیق سے بیروت سے 1989 میں شائع ہوئی

8. مفردات الفاظ القرآن: امام راغب اصفہانی کی یہ کتاب صفوان عدنان داوٗدی کی تحقیق سے بیروت سے شائع ہوئی۔

9. تفسیر المشکل من غریب القرآن: مکی بن ابی طالب، القیسی (م 437ھ) کی

یہ کتاب ھدی الطّویل المرعشلی کی تحقیق سے 1988ء میں بیروت سے شائع ہوئی۔

10. **تذکرۃ الاریب فی تفسیر الغریب:** ابن الجوزی (م 597ھ) کی یہ کتاب ڈاکٹر علی حسین البواب کی تحقیق سے 1986ء میں ریاض سے شائع ہوئی۔

11. **تحفۃ الاریب بما فی القران من الغریب:** اس کا نام لغات القرآن بھی ہے۔ ابوحیان اندلسی (م 745ھ) کی یہ کتاب آخری مرتبہ سمیر طہ المجذوب کی تحقیق سے 1983ء میں بیروت سے شائع ہوئی۔

12. **تفسیر غریب القران:** سراج الدین، ابن ملقن (م 804ھ) کی یہ کتاب سمیر طہ المجذوب کی تحقیق سے 1988ء میں بیروت سے شائع ہوئی۔

کتبِ قراءات

1. **قراءات النبی ﷺ:** حفص بن عمر الدوری (م 246ھ) کی کتاب ہے احمد علی الملمام کی تحقیق سے 1984ء میں شائع ہوئی۔

2. **السبعۃ فی القراءات:** احمد بن موسی، ابن مجاہد (م 324ھ) کی یہ کتاب شوقی ضیف کی تحقیق سے 1972ء میں قاہرہ سے شائع ہوئی

3. **الحجۃ فی القراءات السبع:** ابن خالویہ (م 370ھ) کی یہ تالیف عبدالعال سالم کی تحقیق سے 1977ء میں بیروت سے شائع ہوئی

4. **الحجۃ فی القراءات السبع:** ابوعلی فارسی (م 377ھ) کی یہ کتاب آخری مرتبہ محمد حسین الحسین کی تحقیق سے 1987ء میں قاہرہ سے شائع ہوئی۔

5. **الابانۃ عن معانی القراءات:** مکی بن ابی طالب (م 437ھ) کی یہ تالیف

عبدالفتاح اسمٰعیل شلبی کی تحقیق سے 1960ء میں مصر سے شائع ہوئی۔

6. **التبصرۃ فی القراءات:** یہ کتاب بھی مکی بن ابی طالب کی ہے اس کی تحقیق محی الدین رمضان نے کی ہے۔ 1985ء میں کویت سے شائع ہوئی۔ ہندوستان کے محمد غوث الندوی نے بھی اس کی تحقیق کی اور دارالسلفیہ نے اس کو شائع کیا۔ انہی کی ایک اور کتاب "الکشف عن وجوہ القراءات السبع" بھی شائع ہو چکی ہے۔

7. **التیسیر فی القراءات السبع:** الدانی (م 444ھ) کی یہ کتاب اوتو پرتزل کی تحقیق سے 1984 میں بیروت سے شائع ہوئی۔

8. **العنوان فی القراءات السبع:** اسمٰعیل بن خلف صقلی (م 455ھ) کی یہ تالیف ڈاکٹر خلیل ابراہیم اور ڈاکٹر زہیر غازی کی تحقیق سے 1981ء میں بصرہ سے شائع ہوئی۔

9. **القراءات المشہورۃ فی الامصار:** ابن حزم ظاہری (م 456ھ) کی یہ کتاب احسان عباس اور ناصر الدین الاسد کی تحقیق سے کتاب جوامع السیرۃ کے ضمن میں قاہرہ سے 1950 میں شائع ہوئی۔

10. **الکافی فی القراءات السبع عن القراء السبعۃ المشہورین:** الرعینی (م 476ھ) کی یہ کتاب قاہرہ سے 1908ء میں شائع ہوئی۔

11. **المختار فی معانی قراءات أهل الامصار:** یہ کتاب پانچویں صدی ہجری کے ابن ادریس، احمد بن عبیداللہ کی ہے۔ محی الدین رمضان کی تحقیق سے اردن سے شائع ہوئی۔

12. التجريد فی القراءات: ابن الفحام الصقلی (م516ھ) کی یہ کتاب سعود احمد سید کی تحقیق سے 1985ء میں مدینہ منورہ سے شائع ہوئی۔

13. حرز الامانی ووجه التهانی: امام شاطبی (م 655ھ) کی یہ کتاب 1861ء میں پشاور سے شائع ہوئی اس کے بعد کئی مرتبہ قاہرہ اور دیگر مقامات سے بھی شائع ہو چکی ہے۔

14. سراج القاری و تذکرة المقری: ابن القاصح (م801ھ) کی یہ کتاب آخری مرتبہ 1981ء میں بیروت سے شائع ہوئی۔

15. منجد المقرئين و مرشد الطالبین: ابن الجزری (م833ھ) کی یہ کتاب عبدالحی العرفاوی کی تحقیق سے 1977ء میں مصر سے شائع ہوئی۔

اس کے علاوہ دس قرأتوں پر ان کی مشہور کتب ''النشر فی القراءات العشر، طیبة النشر فی القراءات العشر اور تقریب النشر فی القراءات العشر'' زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہے۔

16. لطائف الاشارات بفنون القراءات: شہاب الدین قسطلانی (م923ھ) کی یہ کتاب ڈاکٹر عبدالصبور اور عامر السید عثمان کی تحقیق سے 1972ء میں قاہرہ سے شائع ہو چکی ہے۔

کتب وقف وابتداء

1. إیضاح الوقف و الإبتداء فی کتاب الله عزوجل: محمد بن قاسم بن انباری (م328ھ) کی یہ تالیف محی الدین عبدالرحمٰن کی تحقیق سے 1971ء میں دمشق سے

شائع ہوئی۔

2. المكتفی فی الوقف و الابتداء فی کتاب الله عزوجل: الدانی (م444ھ) کی کتاب ہے ڈاکٹر یوسف عبدالرحمٰن کی تحقیق سے شائع ہو چکی ہے۔

3. المقصد لتخليص ما فی المرشد من الوقف الابتداء: ابو یحیی زکریا بن محمد (م928ھ) کی یہ کتاب آخری مرتبہ 1985 میں دمشق سے شائع ہوئی۔

کتب وجوہ ونظائر

1. الاشباه والنظائر فی القرآن الکریم: مقاتل بن سلیمان (م150ھ) کی کتاب ہے۔ عبداللہ محمود شہاتہ کی تحقیق سے قاہرہ سے 1975 میں شائع ہوئی۔

2. الوجوه والنظائر فی القرآن الکریم: یہ کتاب ہارون بن موسی (م170ھ) کی ہے۔ ڈاکٹر حاتم صالح الضامن کی تحقیق سے 1988 میں شائع ہوئی۔

3. مااختلفت ألفاظه واتفقت معانيه: عبدالملک بن قریب اصمعی (م216ھ) کی یہ تالیف مظفر سلطان کی تحقیق سے 1951ء میں دمشق سے شائع ہوئی۔

4. مااتفق لفظه و اختلف معناه: اس کا ایک نام مصادر القرآن بھی ہے۔ ابراہیم بن یحیی بن مبارک یزیدی (م225ھ) کی کتاب ہے عبدالرحمٰن بن سلیمان کی تحقیق سے 1986ء میں بیروت سے شائع ہوئی۔

5. مااتفق لفظه و اختلفت معناه من القرآن المجید: یہ کتاب المبرد (286ھ) کی ہے اور عبدالعزیز المیمنی کی تحقیق سے 1972ء میں قاہرہ سے شائع ہوئی۔

6. تحصیل نظائر القرآن: حکیم ترمذی (م320ھ) کی یہ تالیف حسنی نصر زیدان کی

تحقیق سے قاہرہ سے 1970 میں شائع ہوئی۔

7. **قاموس القران أو اصلاح الوجوه والنظائر فی القران:** محمد بن علی، الدامغانی (م 478ھ) کی تالیف ہے۔ عبدالعزیز سید کی تحقیق سے 1970 میں بیروت سے شائع ہوئی۔

8. **ما اتفق لفظه واختلف معناه:** یہ ابن شجری (م 542ھ) کی کتاب ہے۔ احمد حسن کی تحقیق سے بیروت سے شائع ہوئی۔

9. **نزهة الاعین النواظر فی علم الوجوه و النظائر:** ابن الجوزی (م 597ھ) کی یہ تالیف محمد عبدالکریم کاظم کی تحقیق سے 1984ء میں بیروت سے شائع ہوئی۔

10. **کشف السرائر فی معنی الوجوه والنظائر:** ابن العماد (م 878ھ) کی یہ کتاب فواد عبدالمنعم اور محمد سلیمان داؤد کی تحقیق سے سکندریہ سے 1977ء میں شائع ہوئی۔

امثال القرآن

1. **الامثال من الکتاب والسنة:** حکیم ترمذی (م 320ھ) کی یہ کتاب علی محمد البجاوی کی تحقیق سے 1975ء میں قاہرہ سے شائع ہوئی۔

2. **امثال القرآن:** ابن قیم (م 751ھ) کی یہ کتاب ناصر رشید کی تحقیق سے 1981ء میں مکہ سے شائع ہوئی۔

کتب نظم آیات وسور

1. **نظم الدرر فی تناسب الآیات والسور:** برہان الدین بقاعی (م 885ھ)

کی یہ کتاب محمد عبدالحمید کی تحقیق 1969ء میں حیدرآباد سے شائع ہوئی۔

2. **تناسق الدرر فی تناسب السور:** یہ کتاب علامہ سیوطی (م 911ھ) کی ہے۔ عبداللہ محمد درویش کی تحقیق سے 1983ء میں دمشق سے شائع ہوئی۔

کتب تشبیہات قرآن

1. **کتاب التشبیهات:** ابن ابی عون (م 322ھ) کی یہ کتاب عبدالمعین خان کی تصحیح سے 1950ء میں لندن سے شائع ہوئی۔

2. **الجمان فی تشبیهات القرآن:** ابن ناقیا بغدادی (م 485ھ) کی تالیف ہے جو عدنان محمد اور محمد رضوان کی تحقیق سے کویت سے 1968ء میں شائع ہوئی۔

کتب مبہمات قرآن

1. **التعریف والاعلام بما ابهم فی القرآن من الاسماء والاعلام** عبدالرحمٰن بن عبداللہ السہیلی (م 581ھ) کی کتاب ہے اور عبد ا مھنا کی تحقیق سے 1987ء میں بیروت سے شائع ہو چکی ہے۔

2. **مفحمات الاقران فی مبهمات القرآن:** جلال الدین سیوطی (م 911ھ) کی یہ کتاب ایاد خالد الطباع کی تحقیق سے بیروت سے 1986ء میں شائع ہوئی۔

کتب اسبابِ نزول

1. **اسباب النزول:** الواحدی (م 468ھ) کی یہ معروف کتاب سید احمد صقر کی تحقیق سے 1963ء میں قاہرہ میں شائع ہوئی

2. **التبیان فی نزول القرآن:** ابن تیمیہ (م 728ھ) کی یہ کتاب قاہرہ سے 1905ء

میں شائع ہوئی یہی کتاب (العلم باسباب النزول) کے نام سے 1961ء میں ریاض سے شائع ہوئی۔

3. **العجاب فی الاسباب:** ابن حجر عسقلانی کی یہ کتاب خالد السامرائی اور یوسف المرعشلی کی تحقیق سے دار المعرفۃ بیروت سے شائع ہوئی

4. **لباب النقول فی اسباب النزول:** علامہ سیوطی کی یہ کتاب 1935ء میں مصر میں شائع ہوئی۔

کتب اعجاز قرآن

1. **ثلاث رسائل فی اعجاز القرآن:** اس میں علامہ رمانی (م384ھ) خطابی (م 388ھ) اور علامہ جرجانی (م 471ھ) تینوں کی تالیفات ہیں۔محمد خلف اللہ اور زغلول اسلام کی تحقیق سے قاہرہ سے 1955ء میں انکو ثلاث رسائل کے نام سے اکٹھا شائع کیا گیا۔

2. **اعجاز القرآن:** قاضی باقلانی (م403ھ) کی یہ کتاب سید احمد صقر کی تحقیق سے 1964ء میں قاہرہ سے شائع ہوئی۔

3. **المغنی فی اعجاز القران:** عبدالجبار ھمذانی (م415ھ) کی یہ کتاب قاہرہ سے 1976ء میں شائع ہوئی۔

4. **دلائل الاعجاز:** علامہ جرجانی (م471ھ) کی یہ کتاب محمد عبدہ محمد رشید رضا اور محمود الشنقیطی کی تحقیق سے پہلی مرتبہ قاہرہ سے 1903ء میں شائع ہوئی۔

5. **اعجاز القرآن یا نہایة الإیجاز فی درایة الاعجاز:** فخر الدین رازی (م606ھ)

کی یہ کتاب ابراہیم السامرائی اور محمد برکات کی تحقیق سے عمان سے 1985ء میں شائع ہوئی۔

6. **التبیان فی علم البیان المطلع علی اعجاز القران:** الزملکانی (م651ھ) کی یہ کتاب خدیجہ الحدیثی اور احمد مطلوب کی تحقیق سے 1964ء میں بغداد سے شائع ہوئی۔

7. **تحریر التحبیر فی صناعة الشعر و النشر و بیان اعجاز القران:** ابن ابی الاصبع (م654ھ) کی یہ تالیف حفنی محمد شرف کی تحقیق سے 1963ء میں قاہرہ سے شائع ہوئی۔

8. **الاشارة الی الایجاز فی بعض انواع المجاز:** عزالدین بن عبدالسلام (م660ھ) کی یہ کتاب دمشق سے 1987ء میں شائع ہوچکی ہے۔

9. **تبصیر الرحمن و تیسیر المنان ببعض ما یشیر الی اعجاز القران:** علی بن احمد مھایمی (م835ھ) کی یہ کتاب 1981ء میں بیروت سے شائع ہوچکی ہے۔

10. **معترک الاقران فی اعجاز القران:** یہ کتاب علامہ سیوطی (متوفی911ھ) کی ہے اس کی تحقیق علی محمد البجاوی نے کی ہے۔اس کا پہلا جزو 1969ء میں دوسرا 1970ء اور تیسرا 1973ء میں شائع ہوا۔

کتب ناسخ ومنسوخ

1. **کتاب الناسخ و المنسوخ فی کتاب اللہ تعالی:** قتادة بن دعامة السدوسی (م117ھ) کی یہ کتاب حاتم صالح الضامن کی تحقیق سے بیروت سے 1984ء میں شائع ہوئی۔

2. الناسخ و المنسوخ فی القرآن العزیز: ابوعبید قاسم بن سلام (متوفی 224ھ) کی تالیف ہے اور محمد بن صالح نے اس کی تحقیق کی ہے ریاض سے 1990 میں شائع ہوئی۔

3. معرفة الناسخ و المنسوخ: ابن حزم (متوفی 320ھ) کی یہ کتاب جلالین اور تنویر المقباس کے حاشیہ پر شائع ہو چکی ہے۔

4. الناسخ و المنسوخ فی القرآن: ابوجعفر النحاس (متوفی 338ھ) کی تالیف ہے 1905ء میں مصر سے شائع ہوئی۔

5. الموجز فی الناسخ و المنسوخ: یہ کتاب چوتھی صدی ہجری کے ابن خزیمہ فارسی کی ہے۔ یہ 1938ء میں قاہرہ سے شائع ہوئی۔

6. الناسخ و المنسوخ: ابوالقاسم ھبۃ اللہ بن سلامۃ (متوفی 410ھ) کی کتاب ہے 1967 میں مصر سے شائع ہوئی۔

7. الایضاح لناسخ القرآن و منسوخه: مکی بن ابی طالب (متوفی 437ھ) کی یہ کتاب احمد حسن فرحات کی تحقیق سے 1976ء میں ریاض سے شائع ہوئی۔

8. نواسخ القرآن: یہ کتاب ابن الجوزی (متوفی 597ھ) کی ہے۔ محمد اشرف الملباری کی تحقیق سے 1984ء میں مدینہ منورہ سے شائع ہوئی۔

9. المصفی باکف اهل الرسوخ من علم الناسخ و المنسوخ: یہ کتاب بھی ابن الجوزی ہی کی ہے۔ یہ نواسخ القران کا اختصار ہے۔ حاتم صالح الضامن کی تحقیق سے 1977ء میں شائع ہوئی۔

10. الناسخ و المنسوخ: یہ عبدالرحمن العتائقی (متوفی 790ھ) کی کتاب ہے۔

عبدالھادی کی تحقیق سے نجف سے 1969 میں شائع ہوئی۔

11. الناسخ و المنسوخ: احمد بن المتوج البحرانی (متوفی 836ھ) کی یہ کتاب تہران سے شائع ہوئی۔

علوم القرآن پر مستقل تالیفات

علوم القرآن کی مختلف انواع پر علیحدہ سے تالیفات کا سلسلہ دوسری صدی ھجری میں شروع ہو چکا تھا اسی فن کی ایک نوع فضائل قرآن جس پر ابوعبید قاسم بن سلام (م 224ھ) کی ایک مستقل تالیف ہے اسی سلسلے کی کڑی ہے اگرچہ اس کتاب کا موضوع فضائل قرآن ہے لیکن اس میں علوم القرآن کی دیگر انواع سے بھی بحث کی گئی ہے۔ مثال کے طور پر تالیف و جمع قرآن، حروف القرآن، اعراب القرآن، لغات القرآن مواطن نزولہ وغیرہ۔ اس کے بعد امام طبری (م 310ھ) نے اپنی تفسیر جامع البیان کے مقدمہ میں علوم القرآن کی جن 9 انواع سے مختصر بحث کی ہے ان میں اعجاز القرآن، المعرب فی القرآن، الاحرف السبعۃ، القراءات اور جمع القرآن وغیرہ شامل ہیں۔ جہاں تک علوم القرآن کے عنوان سے ایک مستقل تالیف کا تعلق ہے، اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1. الحاوی فی علوم القرآن: محمد بن خلف بن المرزبان (م310ھ) نے علوم القرآن پر 27 اجزاء میں یہ کتاب لکھی (۳۸) غالباً یہ پہلی کتاب ہے جس کے عنوان میں پہلی مرتبہ علوم القرآن کی اصطلاح استعمال ہوئی لیکن اس میں علوم القرآن کی کون کون سی انواع تھیں اس بارے میں معلومات نہیں ملتیں کیونکہ یہ کتاب مفقود ہے صرف اس کا تذکرہ ہی کتب میں ملتا ہے۔

2. عجائب علوم القرآن: ابوبکر محمد بن قاسم الانباری (متوفی 328ھ) کی تالیف ہے۔ اس کتاب کا موضوع قرآن کے فضائل اور اس کا سات حروف پر نازل ہونا ہے اس کے علاوہ اس کتاب میں مصاحف کی کتابت اور آیات و کلمات اور سورتوں کی تعداد کا بھی ذکر ہے اس کتاب کا

ایک نسخہ اسکندریہ کے مکتبہ البلادیہ میں موجود ہے۔(۳۹)

اسی دور میں احمد بن جعفر ابن المناری (م 336ھ) نے علوم القرآن پر بہت سی کتب لکھیں۔

ابن الجوزی (م 597ھ) نے ان کے متعلق لکھا ہے:

''میں نے ابو یوسف قزوینی کی تحریر سے نقل کیا ہے ان کا کہنا کہ ابوالحسین بن المنادی جید قاریوں اور بڑے محدثین میں سے تھے۔علوم القرآن پر ان کی 440 سے زائد کتب ہیں، ان میں تقریباً 21 کتب سے تو میں واقف ہوں اور باقی کتب کے متعلق میں نے سنا ہے''۔

ابن الجوزی کا کہنا ہے کہ ان کی تصنیفات میں سے ان کے ہاتھ کے لکھے ہوئے چند ٹکڑے میری نظر سے گزرے ان میں مجھے ایسے فوائد ملے جو اس دور کی کسی دوسری کتاب میں نہیں پائے جاتے۔(۴۱)

3. **البرھان فی علوم القرآن**:- علی بن ابراہیم الحوفی (م 430ھ) کی یہ کتاب 30 جلدوں میں تھی ان میں سے 15 جلدیں غیر مرتب مخطوطے کی شکل میں موجود ہیں۔ دراصل یہ قرآن کی تفسیر ہے مگر اس میں بعض علوم القران کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔(۴۲)

4. **مقدمتان فی علوم القرآن**: اس کتاب میں دو مقدمے ہیں۔ پہلے "مقدمہ کتاب المبانی" اس کے مئولف نامعلوم ہیں لیکن اُنہوں نے اس کتاب کو 425ھ میں لکھنا شروع کیا اور اس کا نام کتاب المبانی فی نظم المعانی رکھا۔(۴۳) اس مقدمہ میں نزول قرآن سے متعلقہ انواع کے علاوہ تفسیر وتاول، محکم ومتشابہ، سورتوں، آیات، کلمات اور حروف کی تعداد وغیرہ سے بھی بحث کی گئی ہے دوسرا "مقدمہ ابن عطیہ" ہے یہ ابن عطیہ اندلسی (م 543ھ) نے اپنی تفسیر کے شروع میں لکھا جس میں نزول قرآن، جمع قرآن، فضائل قران اور قران میں استعمال ہونے والے غیر عربی الفاظ وغیرہ سے بحث کی گئی ہے۔ مستشرق ارتھر جیفری کی تصحیح سے یہ دونوں مقدمے 1954ء میں مصر سے ایک ساتھ شائع ہوئے۔

5. **فنون الافنان فی عیون علوم القرآن**: یہ علوم القرآن پر پہلی مستقل مطبوع کتاب ہے۔اس کے مئولف عبدالرحمٰن بن علی، ابن الجوزی ہیں۔اس کی تحقیق ڈاکٹر حسن ضیاء الدین عتر نے کی ہے اور یہ بیروت سے 1987ء میں شائع ہوئی۔اس کے دس باب ہیں جن میں فضائل قرآن سبعۃ احرف، مکی اور مدنی سورتیں اور وقف وابتداء وغیرہ شامل ہیں۔

6. **جمال القراء و کمال الاقراء**: علم الدین سخاوی (م 643ھ) اس کے مؤلف ہیں اس کتاب میں قراءات کے علاوہ علوم القرآن کی دیگر مباحث کو بھی شامل کیا گیا ہے جیسے قرآن اور اسکی سورتوں کے نام فضائل قرآن، اور ناسخ ومنسوخ وغیرہ یہ کتاب عبدالکریم زبیدی کی حقیق سے بیروت سے 1993ء میں شائع ہوئی۔

7. **المرشد الوجیز الی علوم تتعلق بالکتاب العزیز**: یہ ابوشامہ مقدسی (م 665ھ) کی تالیف ہے اس میں نزول قرآن اور جمع قرآن کے علاوہ قرآت سے متعلق جامع اور مفصل بحث ہے۔ طیار آلتی فولاج کی تحقیق سے 1975ء میں بیروت سے شائع ہوئی

8. **مقدمہ فی اصول التفسیر**: اصول تفسیر پر یہ مختصر مقدمہ ابن تیمیہ (م 728ھ) کا ہے۔مختلف مقامات سے کئی مرتبہ یہ مقدمہ شائع ہو چکا ہے۔ طیار آلتی قولاج کی تحقیق سے بھی 1975ء میں بیروت سے شائع ہوا۔

9. **البرھان فی علوم القران**: اس کتاب کے مئولف بدالدین زرکشی (م 794ھ) ہیں۔شافعی المسلک کا شمار آٹھویں صدی ہجری میں ہوتا ہے آپ کو مختلف علوم میں مہارت حاصل تھی جیسے علوم القرآن تفسیر، فقہ، اصول اور قواعد وغیرہ۔

البرھان فی علوم القرآن کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اپنے موضوع پر پہلی ایسی جامع اور مفصل کتاب ہے جس میں علوم القرآن کی 47 انواع سے بحث کی گئی ہے اس کتاب کی یہ خصوصیت

اس کو علوم القرآن پر لکھی گئی تمام کتب سے ممتاز کرتی ہے۔ بعض جگہ اس کی ایک نوع اپنے اندر کئی انواع کو سمیٹے ہوئے ہے جس کی ایک عمدہ مثال سینکڑوں صفحات پر پھیلی ہوئی اس کتاب کی نوع اسلوب قرآن ہے۔ جس میں قرآن کے اسلوب سے متعلق ایسی جامع اور مفصل بحث کی گئی ہے جس کی مثال متقدمین و متاخرین کی کتب میں نہیں ملتی۔ اس کتاب کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ علامہ سیوطی نے اپنی کتاب الاتقان کی تیاری میں اس کو اساس بنایا اور اپنی پوری کتاب میں جا بجا اس کی عبارتیں کبھی حوالہ کے ساتھ اور کبھی بغیر حوالے کے نقل کی ہیں۔ البرہان کی بعض انواع کی عمدگی اور معیار کا یہ عالم ہے کہ علامہ سیوطی نے ان کو تھوڑی کمی بیشی کے ساتھ اور ترتیب بدل کر پورے کا پورا نقل کیا ہے۔ مختصر یہ کہ علوم القرآن کے موضوع پر اس کتاب کو سب سے بڑے بنیادی ماخذ کی حیثیت حاصل ہے۔

10. **مواقع العلوم من مواقع النجوم** : جلال الدین بلقینی (متوفی 824ھ) کی تالیف ہے اس کے 6 باب تھے جن میں علوم القرآن کو تقریباً 50 انواع سے بحث کی گئی ہے علامہ سیوطی نے اپنی کتاب الاتقان کے مقدمہ میں اس کتاب کی تعریف کی ہے۔(۴۴) لیکن یہ کتاب مفقود ہے۔

11. **الاتقان فی علوم القرآن** : یہ کتاب بھی علامہ جلال الدین سیوطی کی ہے۔ علامہ سیوطی نے الاتقان کے علاوہ التحبیر وغیرہ بھی علوم القرآن کی مختلف انواع پر علیحدہ سے مستقل کتب بھی لکھیں جیسے تناسق الدرر فی تناسب السور، لباب النقول فی اسباب النزول، مفحمات الاقران فی مبهمات القرآن وغیرہ جس سے اس فن کے ساتھ آپکے غیر معمولی شغف کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ علامہ کی تمام تالیفات میں سے الاتقان ایک نمایاں اور اہم تالیف ہے اس کتاب میں علامہ سیوطی نے البرہان کی انواع پر 33 انواع علوم کا اضافہ کیا اور کل 80 انواع علوم القران سے بڑی جامع اور مفصل بحث کی۔ علامہ نے اس کتاب کو اپنی تفسیر مجمع البحرین کا مقدمہ بنایا اس کتاب میں اس کمی کو بڑی خوش اسلوبی سے پورا کیا جو علامہ زرکشی کی کتاب البرہان میں رہ گئی تھی۔

الاتقان کو اپنی لازوال خصوصیات کی بنا پر علوم القرآن کی تاریخ میں منفرد مقام حاصل ہے اگر چہ یہ کتاب زیادہ تر البرہان سے ماخوذ ہے لیکن اس میں ایسے ایسے فوائد، مسائل اور قواعد کا اضافہ کیا گیا ہے جو صرف اس کتاب کی خصوصیت ہے۔ الاتقان کو اپنے مصادر مراجع کی وجہ سے بھی دیگر کتب سے امتیاز حاصل ہے۔ کیونکہ صاحب اتقان کو بیک وقت کئی علوم میں ملکہ حاصل تھا اس لئے مختلف علوم وفنون کے ماخذوں تک علامہ کی رسائی بہ نسبت دوسرے مصنفین کے زیادہ تھی۔ یہ جامع کتاب علوم القرآن کے موضوع پر ایک دائرہ المعارف سے کم نہیں اسی وجہ سے یہ کتاب آج تک علماء اور محققین کا مرجع ہے۔ لہذا یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ علوم القرآن کے موضوع پر اس کتاب کو ایک اہم ماخذ کی حیثیت حاصل ہے۔ اس لئے اس کے بعد علوم القرآن پر جتنا کام بھی ہوا اکثر اس کی شرح و اختصار کے زمرے میں آتا ہے۔

فواتح السور

1. **الخواطر السوانح فی اسرار الفواتح**: عبدالعظیم بن عبدالواحد، ابن ابی الاصبع (م 654ھ) کی یہ کتاب حفنی محمد شرف کی تحقیق سے 1960ء میں قاہرہ سے شائع ہوئی۔

حوالہ جات

۱۔ بنی اسرائیل/۸۸

۲۔ محمد/۲۴

۳۔ الصحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن باب خیرکم من تعلم۔۔۔۔

۴۔ خطیب تبریزی، مشکوٰۃ المصابیح۔۔۔۔، کتاب فضائل القرآن۔

۵۔ المصدر السابق۔

۶۔ ابوعبید قاسم بن سلام، فضائل القرآن 21، تحقیق مروان عطیہ، محسن خرابہ، وفاتقی الدین۔ دمشق ۱۹۹۵ء

۷۔ المصدر السابق، ۲۲

۸۔ امام غزالی، احیاء علوم الدین، ۳/ ۲۸، بیروت ۱۹۹۷ء

۹۔ شبلی نعمانی، سیرت النبی، ۲/ ۲۴۰ نیشنل بک فاؤنڈیشن ۱۹۸۸ء

۱۰۔ ابن سعد، الطبقات الکبری، ۱/ ۵۳، بیروت، ۱۹۹۶ء

۱۱۔ سیرت النبی، ۲/ ۲۴۱

۱۲۔ قاضی عیاض، الشفاء، ۱/ ۱۷۷، تحقیق محمد امین قرہ علی۔۔۔ دمشق ۱۳۹۲ھ

۱۳۔ الشوریٰ/ ۷

۱۴۔ ابن تیمیہ، مقدمہ فی اصول التفسیر، ۳۰، المکتبہ العلمیہ

۱۵۔ بخاری، کتاب الاعتصام باب مایکرہ۔۔۔

۱۶۔ الاسراء/ ۸۵

۱۷۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ۔۔۔

۱۸۔ امام حاکم، معرفۃ علوم الحدیث، ۲۰، تحقیق السید معظم حسین، المدینہ المنورہ ۱۹۷۷ء
المستدرک، کتاب التفسیر۔۔۔

۱۹۔ النحل/ ۴۴

۲۰۔ ابوحیان اندلسی، البحر المحیط، ۶/ ۵۳۴، بیروت ۱۹۹۲ء؛ آلوسی، روح المعانی، ۸/ ۲۲۲، بیروت ۱۹۹۷ء

۲۱۔ البقرہ/ ۱۸۷

۲۲۔ بخاری، کتاب التفسیر، باب قولہ تعالیٰ وکلو۔۔۔

۲۳۔ المصدر السابق۔۔۔

۲۴۔ الزرقانی، مناھل العرفان فی علوم القران، ۱/ ۲۴۳، دار احیاء التراث العربی مصر

۲۵۔ صحیح بخاری میں یہ واقع قدرے تفصیل سے ہے۔ بخاری، کتاب فضائل القرآن باب
جمع القرآن۔۔۔۔

۲۶۔ مناھل العرفان ۱/ ۲۴۳

۲۷۔ ماخوذ مناھل العرفان ۱/ ۲۸

۲۸۔ السیوطی، الاتقان فی علوم القرآن ۲/ ۴۶۶، تحقیق وتخریج فواز احمد زمرلی، بیروت ۱۹۹۹ء

۲۹۔ دار قطنی، ذکر اسماء التابعین، ۱/ ۱۴۷، تحقیق بوران الضناوی، یوسف الحوت، بیروت ۱۹۸۵ء،
ذھبی، تذکرۃ الحفاظ ۱/ ۶۷، حیدر آباد دکن ۱۳۷۵ھ

۳۰۔ تذکرۃ الحفاظ، ۱/ 92

۳۱۔ ذکر اسماء التابعین ۱/ ۲۸۱، ابن حجر عسقلانی۔ تہذیب التہذیب ۷/ ۲۶۳ نشر السنۃ لاہور

۳۲۔ تہذیب التہذیب، ۸/ ۳۱۵

۳۳۔ ذکر اسماء التابعین، ۲/ ۱۳۹

۳۴۔ میزان الاعتدال، ۳/ ۲۷، تحقیق علی محمد البجاوی، دار احیاء الکتب العربیۃ، شذرات الذھب، ۱/ ۱۹۲

۳۵۔ ابن ندیم، الفہرست ۵۱ تا ۵۷، مصر ۱۳۴۸ھ